ما شاء الله لا قوة الا بالله
نسخہ ہذا از تازہ افادات جناب مولوی شاہ ولدار علی صاحب مذاق مدظلہ العالی
و سلامیت
حسب اجازت جناب مولوی محمد امتیاز احمد صاحب مالک و علی احمد خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین محمد و آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین

شروع مین بسم اللہ اور الحمد سے حمد حمید ہو گیا — وہی ہے حامد وہی ہے محمود اوسکو احمد نے سراہا

صفا کیا ذات پاک کو سمجھون ہے سب اوسی ذات کا ظہورا — وہ پاک ذات و صفات سے ہے وہی ہے ذات صفات اسما

وہی احد ہے وہی ہے واحد وہی صمد ہے وہی نرالا — ہے وحدہ لاشریک لا ہے وہ فرید و وحید و یکتا

وہی ہے احمد وہی محمد وہی سراہا گیا ہے سبکا — اوسکو حمد و ثنا ہے لائق اوسکو صل علیٰ ہے زیبا

اوسکو پایا کبیر الاکبر ہے اکبر الاکبر اوسکا پایا — ہو العلی العظیم و اعظم ہو الجلیل الاجل و اعلیٰ

صفات مین پنجتن کے ان عقول عشرین مین کیون نہ کیا — کہ نور یکذات پنجتن ہین کیون نہ ہون ششدر حسن حسین

اوسی مین ہین شش جہت تن اوہین سے چودہ طبق ہین روشن — ظہور نور محمدی مین ہوئی جو بارہ امام پیدا

رسول سلطان دو جہان ہین خلیفہ چار اوسکے راز دان ہین — امیر اکبر امیر اعظم امیر اغنی امیر اعلیٰ

بزرگ ہین چار یار سرور ہے ایک سے ایک اونمین بہتر — ہر ایک اونمین بس از پیمبر ہے پیشوا امت نبی کا

یہی ہے تعریف اونکی حق حق نبی کے اصحاب ہین برحق — صحابیون سے ہے حق رضامند حق سے راضی ہین اوسکے صحابا

جو انبیا اور اولیا ہین شہید و صالح ملائکہ ہین — جو اہل ایمان با ولا ہین اونکے سب ہے ولا

منقبت جناب حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثانی اثنین شرف جنکو انسانیکا
یارِ غار ایک ہی ہے احمدِ لاثانی کا

ساتھ دونونکے معیت ہے خدا کی واحد
دو کو جان ایک جو ہے علم خدادانی کا

وہ بھی لاثانی ہے اثنین کا جو ثانی ہے
ایک مفہوم ہوا ثانی و لاثانی کا

ایک تعریف ہے اون دونونکی للہ للہ
اللہ اللہ کرے مضمون ثناخوانی کا

نامِ صدیق کا اللہ اکبر ہے بڑا
ذکر کیا نامِ خدا آپکی ذیشانی کا

جسکو صاحب کہے للہ رسول اللہ کا
کیا بیان وصف ہوا وس صاحبِ سلطانی کا

شانِ صدیق ہو افضل ہے قرآن مین بیان
کہیے مصداق اوسے آیۂ قرآنی کا

اوسکی تعریف مین ہے اکرمکم عند اللہ
وہی اتقیٰ ہے سزاوار ثناخوانی کا

لائے کفارِ قریش اوسکے سبب سے ایمان
پہلے باعث وہ ہوا دینِ مسلمانی کا

مانتے محسنِ عالم بھی تھے جسکا احسان
وصف کس منہ سے ہو اوس محسنِ ثانی کا

عشقِ محبوبِ خدا تھا اوسی سب سے پہلے
عاشقِ اوّل ہے وہی اوس شہِ خوبان کا

تھا بصورت وہی آئینہ رحمت مین فنا
محوِ مطلق تھا وہ اوس صورتِ رحمانی کا

جسنے دیکھا ہو مردے کو زمین پر چلتے
جیتے جی دیکھے سراپا کوئی اوس فانی کا

فانی فی اللہ وہ ہوکر ہوا باقی باللہ
سرِ فی اللہ ہے اوس واصلِ نورانی کا

نامِ احمد کا الف ہے وہ سراپا انوار
الف اللہ ہے نام اوس قدِ نورانی کا

امتِ رحمتِ عالم کا ہے یکسر بندہ
سروِ آزاد ہے اک گلشنِ رحمانی کا

ایک جان اور دو قالب تھا وہ احمد کا خلیل
جان و مال سے مصروف تھا جہانبانی کا

راہِ مولا مین کیا بار لٹا یا گھر بار
عشق مین حال یہ تھا بے سر و سامانی کا

پھاڑ کر کپڑے ابوبکرؓ نے اوڑھا کمل ‏ ‏ خرقہ کا نٹو نے سیا وضع فقیرانی کا

ہو گیا جملہ ملائک کا فقیرانہ لباس ‏ ‏ فقر مقبول ہوا عاشق یزدانی کا

راز سب سینۂ احمدؐ کا تھا اوس سینہ مین ‏ ‏ کہنا صدیق کے کیا سینۂ نورانی کا

دل جگر بھنتا تھا عاشق کا کباب ونکی مثال ‏ ‏ آتش عشق سے یہ حال تھا بریانی کا

کہا فاروق نے ای کاش کہلے ہوتا اک بال ‏ ‏ مین تو اوس سینۂ گنجینۂ عرفانی کا

یا نبیؐ مجھپہ کھلے راز دنیا صدیقؓ ‏ ‏ صدقہ صدیقؓ کی للہ ثنا خوانی کا

مست و مدہوش ہی وجد کی حالت مین فداؔ ‏ ‏ ذوق اور شوق ہو کیفیت وجدانی کا

منقبت جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام حق ہے گویا ناطقہ فاروقؓ اعظم کا ‏ ‏ کہوں کیا فرق مین فرقان کا فاروقؓ اعظم کا

وہی کہنا ہی اوسکا جو کہ فرمانا خدا کا ہی ‏ ‏ خدا کی شان کیا کہنا بھلا فاروقؓ اعظم کا

امیر المومنین فاروقؓ اعظم ہی عظیم الشان ‏ ‏ بڑی شان اور بڑا ہی مرتبہ فاروقؓ اعظم کا

دبا کفر اور بڑھی اوس شاہ دین سے شوکت اسلام ‏ ‏ بڑی شان اور بڑا ہی دبدبہ فاروقؓ اعظم کا

خدا کے مصطفیٰؐ کے کام اوس سے خوب بن آئے ‏ ‏ بن آئے وصف کیا نام خدا فاروقؓ اعظم کا

عظیم المرتبت ہے فاضل اصل علی فاروقؓ ‏ ‏ ہے رتبہ لائق حمد و ثنا فاروقؓ اعظم کا

خلیفہ ہی وہ ثانی اور خلیفہ ہے وہ لاثانی ‏ ‏ خلافت مین نہین ثانی ہوا فاروقؓ اعظم کا

رسول اللہؐ سے یاری خدا سے اوس سے یارانہ ‏ ‏ نبیؐ ہے یار اور یار خدا فاروقؓ اعظم کا

فرشتے لین قدم بھاگین شیاطین اوسکی سایہ سے ‏ ‏ سراپا قد ہے نور کبریا فاروقؓ اعظم کا

جہان روشن ہی رخ روشن سے ہی بزم جنان روشن ‏ ‏ ہے مکھڑا شمع جنت مہ لقا فاروقؓ اعظم کا

بنا زہر اوسکی نام پاک سے تریاق فاروقی ‏ ‏ اثر مین نام ہے تریاق کیا فاروقؓ اعظم کا

زبانیں بند ہوں کفار کی عالم ہو سکتے کا
جو نعرہ میری منہ سے نکلے یا فاروق اعظم کا

شہنشاہ بحر و بر ہے خشک و تر میں حکم جاری ہیں
ہے معجز رود نیل اک ماجرا فاروق اعظم کا

چلیں تھے جب بھی سارے سنکے لشکر اک شمار میں
تجمل چل نکلے بنکر سایہ فاروق اعظم کا

عدالت کا خدا کی اوسکا دفتر اک نمونہ ہے
لکھیں میں عدل اور انصاف کیا فاروق اعظم کا

سراپا عمر کی لکھی گر توصیف ساری عمر
نہو وصف اک سر مو بھی ذرا فاروق اعظم کا

کروں میں خیر کے کام اور بچوں میں رات دن شر سے
اگر میں نام لوں صبح و مسا فاروق اعظم کا

بناؤں دل کی ویرانہ میں اک ٹیڑہ اینٹ کی مسجد
جو پاؤں خشت پر میں نقش پا فاروق اعظم کا

بیاں ہوگا نہ ادنی بھی علو اوسکے مراتب کا
کہ اعلی سے ہی اعلی مرتبہ فاروق اعظم کا

علی مرتضی عثمان ذی النورین کی ہیں
محب صدیق اکبر کا ہوں یا فاروق اعظم کا

ہیں یہ اسرار علی ہوں دلیں ہے ذوق علی ہر دم
زبانیں ہی مذاق اک فی اللہ فاروق اعظم کا

منقبت جناب حضرت ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ

دیکھنا ہے فرض عین انوار ذی النورین کا
زوج نوری ہے وہ عین حق نور العین کا

ساتھ دو نوروں کی یوں قرب سعادت ہے اوسے
جیسے ہو ماہ منور سے قران سعدین کا

نور سے اوسکے منور ہیں زمین و آسمان
ہے وہ باعث دین اور دنیا کے زیب و زین کا

تھی دلہن کی سی لعینہ اسمیں اک شرم و حیا
وہ بنا دولہا نبی کے قرۃ العین کا

دیدیا ہے رسول حق میں سب کچھ جان و مال
خویش ہوکر حق ادا اوسنے کیا محسن کا

رشتہ داری میں علی کا ہمسر و ہم زلف ہے
ملگیا ہے سلسلہ عالی اوسے زلفین کا

جامع آیات قرآن ہے امیر المومنین
صورت رحمان خلیفہ سید الکونین کا

بحر شرم و حیا ہے حلم ذی النورین ہے
ماجرا کیا ہو بیان اس مجمع البحرین کا

تاجدارِ کشورِ شرم و شہ کون و مکان ۔ یار ہے اور خویش ہے شاہنشہِ کونین کا
ہمنشین گوشہ نشین صاحبِ معراج ہے ۔ اوسکا قرب اعلیٰ ہے ادنیٰ قربِ قوسین کا
ہو منو صدیق و فاروق و علی کے درمیان ۔ مرتبہ عالی ملا عثمان کو مابین کا
جان نثارِ پنجتن ہون اور یارِ چار یار ۔ جان و دل سے ہون فدائی دمبدم سبطین کا
ہو حصار اک چار دیواریِ عشق چار یار ۔ چار حد مین نفع بخشے سدِ ذوالقرنین کا
کسطرح مروان ہو بیعتِ عثمان مین ۔ تیرہ باطن خاک تابع ہووے ذی النورین کا
عرشی و فرشی ہین نالان قتل سے عثمان کے ۔ دونو عالم مین ہے اک ہنگامہ شور و شین کا
ہین غمِ عثمان مین جن و ملائک نوحہ خوان ۔ کیا بیان ہو ہمسے حوران جنان کی بین کا
ہو پریشانی مین خاطر جمع اور جی کو قرار ۔ دل جگر ہے بیقرار ازبسکہ مجھ بے چین کا
ہون قضا سب حاجتین ہو وین ادا سب قرض و فرض ۔ دین و دنیا مین ہو وے دکھ عذابِ دین کا
مین ترے در کا گدا تو شاہ عثمانِ غنی ۔ بخش دے مجکو خزانہ دولتِ دارین کا
کیا نشہ مین آفتابِ روے ساقی کی طلوع ۔ ہے مذاقِ رند مست اک جلوہ عیدین کا

منقبتِ امیر المومنین جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

شہِ والا محمد مصطفےٰ کا مولا علی اعلیٰ ۔ علی عالی علی مرتضیٰ مولا علی اعلیٰ
نبی مولا ہین جسکے خلق مین اوسکا علی مولا ۔ وہی خالق کا مخلوقات کا مولا علی اعلیٰ
امامِ اولِ اثنا عشر ہے رابعِ اربعہ ۔ ظہورِ ثانیِ خمسہ ہوا مولا علی اعلیٰ
وہی ہے اہلبیت و صحابہ بندہ کی لیے سب [illegible] ۔ سفینہ اور نجوم الاہتدا مولا علی اعلیٰ
علی نامِ خدا ہے جل و اعلیٰ شانہ برتر ۔ علی نامِ خدا نامِ خدا مولا علی اعلیٰ
علی وہ ہو العلی پایا عروج اوسکا نزول اسکا ۔ بہ منزل ہے عالی مرتبہ مولا علی اعلیٰ

ہوا تجھسا نہ ہی تجھسا نہ ہوویگا کوئی تجھسا — نہیں تجھسا کوئی تیرے سوا مولا علی اعلے

ہر کیف آپکا بندہ تولا کے مزے مین ہے — مزے مین ہے مذاق یا مزا مولا علی اعلے

خمسہ نعت

ہوا وہ مظہر کامل خدا کی حسن بیحد کا — سراپا نور ہے پھر کیا ہو یہ نور کے قد کا

ہے شمع لم یزل کا پرتوہ جلوہ محمد کا — طلوع روشنی جیسے نشان ہے شمس کی مد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

اوسکے فیض سے کل دفتر عالم ہوا پیدا — اوسکے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکھا

نہین جز مسند فیاض کوئی سابق اوسکا — دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جز و زبون لوح زبرجد کا

چمن بند قضا نقاش اوسکی بزم رنگین مین — قدر اک بندہ کی ہے تماشا اوسکی بزم رنگین مین

ہر اک عرشی ہے حاضر باش اوسکی بزم رنگین مین — چمن پیرا کی فراش اوسکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

نبی جان تھرتھرائی خوف سے شیطان بھی گھبرایا — ہوا ساری جہان کے کافرون مین تہلکہ برپا

تہ و بالا ہوئے کعبے مین یکسر لات اور عزی — عجم مین زلزلہ نوشیروانکی قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جس وقت اوسکی آمد آمد کا

محمد مصطفی باعث ہوا ایجاد عالم کے — تمامی انبیا کو اوسکی خلقت سے ملے رتبے

بڑھے اوسکے سبب سے نوح و اسمعیل کے درجے — شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

بہانہ اوسکے آنیکا نزول وحی و قرآن تھا — فرشتہ تھا مگر ظاہر مین بشکل انسان تھا

غلامونکی طرح آٹھون پہر دونو نپہ قربان تہا — شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ اُضبا تہا

عجب ہے یاد تہا روح الامین کو بہی خوشامد کا

نہ تہا جو بلبل و گل پر ہوا صیاد گلچین کو — رکہا آباد و شاداں گلشن دنیا کو اور دین کو

بنا تہا جسم اطہر دو جہان کی زیب و تزئین کو — وہ اِس عالم مین رونق بخشتا تہا ہر دونکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبیٰ بنکے سایہ اوس سہی قد کا

دُر مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا — عجب دریا دلی سے جاکے بیخوف و خطر آیا

جو اوسکی ہمت عالی کا دریا موج پر آیا — شب معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جزر اور مد کا

نہ جانو فرق کنقطہ کا احمد کو احد سمجہو — سراپا مظہر حق ظاہر و باطن مین ہی وہ تو

وہ خود مفتاح ہے مفتاح کی کیا اوسکو حاجت ہو — کشود عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو

کہلا کرتا ہے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

جہان پرواز کرنے سے پر جبرئیل جلتا ہو — کہو ایسے محل مین دخل پہر شیطان کا کیا ہو

وہین بار اتر گے تو نسو طرح کا بہیس بدلا ہو — گر افعی بنکے جا نکلے اودہر ابلیس اندہا ہو

ملا ہے قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

مثلث کو مربع کسطرح لکہتا کوئی یارو — احد مین میم اگر چار ارکان ہو گئی یکدو

مخمس تہا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو — گذر وحدت سے کثرت مین نہ ہوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد مین میم احمد کا

سمجہکر گوشۂ ایمان ترے دامن کو پکڑا ہے — تجہے کونین مین تیرے سوا اب آسرا کیا ہے

مرادونکو جہان مین تو ہی سب ملجا و ماوا ہے — بہر دو سایہ گیسو اک حصار عافیت کا ہے

مجھے نامِ مبارک کا ہے ذوالقرنین کو شدّ کا

مکانِ لامکان سے بھی ہے برتر کچھ ترا ایوان　　ہے ادنیٰ فرشِ پا انداز تیرا عرشِ عالیشان
ستارے ہیں تری پاپوش کے مہر و مہِ تابان　　تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزلِ کیوان
ترے سجدے سے ہشتم آسماں پر فرق فرقد کا

خدا کا ذکر دل میں بخششِ امت کے لب سائل　　معانی تو اودھر کے پر لفظ ہیں ادھر مائل
اودھر مشغول تھا حق سے اِدھر تھا وعظ میں شاغل　　اودھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق کا اہل
خواص اُس برزخِ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدّد کا

ہمیں جو دو جہاں میں رحمت و غصّہ کا ڈر کیوں ہو　　تجھے بھیجا خدا نے رحمۃ اللعالمین اب تو
ترے انعامِ بے پایاں کا کیا ہو شکر اے خوشخو　　خدا ہی مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو
ترا دستِ دعا ضامن ہے جب سے کل کے مقصد کا

جو عاشق ہیں وصالِ حق سے وہ ہونگے فرقت میں　　جو عابد ہیں وہ حورانِ جناں سے ہونگے خلوت میں
یہ قسمت کہ عاصی ہونگے کیا کیا ناز و نعمت میں　　بٹینگے جس گھڑی عشرت کے سامان ہم جنت میں
کھلے گا حال امت کو ترے انعامِ بیحد کا

تری محرابِ ابرو کا ہے طاقِ کعبہ شیدائی　　ترے خالِ سیہ کا سنگِ اسود بھی ہے سودائی
ہے دل میں اسکے داغِ حسرتِ شوقِ جبیں سائی　　رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگِ اسود کا

شفیع المذنبین جب یاد فرمائینگے امت کو　　خوشی کے مارے ہم سب بھول جائینگے مصیبت کو
ترے ہونگے ہنستے کھیلتے جائنگے جنت کو　　لبِ گوہر فشاں وا ہونگے جب عرضِ شفاعت کو
تماشا گاہِ محشر میں تکیں گے نیک منہہ بد کا

وعیدِ کبریائی تا کہ صادق ہو قیامت مین　　یہودی اور نصرانی رہین تیری عداوت مین
محبون کو ترے اقرار ہو تیری نبوت مین　　عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قولِ مؤکد کا

تری خاطر سے خالق نے کیے مخلوق انس و جان　　ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالمِ امکان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان　　ہو اچھا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کر دیوے زبانِ ترکی و تازی　　کہ شعرِ آبدار اپنا ہے رشکِ تیغِ فولادی
کٹے اس تیغِ ہندی سے نہ کیون سیفِ صفاہانی　　تری تعریف سے میری زبان مین آئی ہے تیزی
صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغِ مہند کا

مرا اک حرفِ موزون گر کوئی انصاف سے دیکھے　　فصاحت اور بلاغت مین ہے بہتر سو کتابون سے
ردی ہو جائینگی صدہا بیاضین سیکڑون نسخے　　پھٹینگے مثلِ تقویمِ کہن دیوان ہزارون کے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعارِ مجدد کا

نہ سحبان نے بلاغت کا کیا دعوی کبھو مجھسے　　رہا سلمان فصاحت مین بہت اصلاح کو مجھسے
نہین ہوتا دبیرِ آسمان بھی دو بدو مجھسے　　زمین کے شاعرون کو کیا مجالِ گفتگو مجھسے
ترے صدقے سے مین محسود رہتا ہون عطارد کا

طپان شوقِ زیارت مین ہے ہر دم روح اور قالب　　مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب
جنابِ آسمان رفعت پہ پہونچونگا ہے غالب　　ہوئی ہے ہمتِ عالی مری معراج کی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی یہ مردمِ دیدہ سوادِ یثربی دیکھین　　کبھی اس روضۂ اقدس کے وہ قبے نظر آئین

کبھی درگاہ میں تیری کروں جا بہ ادب پلکیں کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں
کبھی میں دور بیٹھوں اور کروں نظارہ گنبد کا

تری کوچہ میں جا کر کیا بھلا فردوس یاد آوے کہ بہتر سدرہ و طوبیٰ سے دیواروں کی ہیں سایے
مجھے خلد بریں کے عیش و عشرت سے ہوں جیسے فراغ دل سے گر واں زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو میرے عیش مخلد کا

الٰہی پہونچوں یثرب میں یہی مقصود ہے میرا اگر مر جاؤں میں جا کر وہاں تو اس سے بہتر کیا
وہاں کی دشت میں ہو جاؤں میں طعمہ درندوں کا مدینہ کی زمیں کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا میں وہاں انکے میں خورش ہوں دام اور دد کا

خرابی آشیان عنصری کی میری جب آئے کبوتر بنکے روح پاک تیری روضہ میں پہونچے
جو ہو آزاد مرغ جان تو بال شوق سے اوڑ کے تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

مذاق اس مسئلہ کی ہے خبر ثابت روایت سے کہ خالق نے درود افضل کیا ہے ہر عبادت سے
دہن صلّ علیٰ فرما کے ہو دل بھا ہے رحمت سے خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

مخمس منقبت

بجا ہے گو فلک ہو وے جو اک خامہ قلمدان کا بجا ہے روشنائی نور ہو خورشید تابان کا
بناؤں صوف میں ہر تار بارش ابر نیساں کا ید قدرت لقب ہے میری کلک گوہر افشاں کا
بیاض صبح اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا

ہر اک انساں کثرت ہی میں دیکھے ہے جلوہ وحدت اوٹھے مردم کی آنکھوں سے حجاب غیب و ملت

دل و دیدہ کو ہر غافل کے ہووے حالِ حیرت — مری یادِ نفس سے گر ہوں پران پردۂ غفلت

بہتّر فرقہ کی پیشِ نظر ہو نورِ عرفان کا

کرن ہو نجمِ زرّین چشمۂ خورشید مین یکسر — زمینِ آسمان پر جھم اوٹھے ہر دانۂ اختر

بنے روحِ مسیح و خضر دم مین کشتکار آ کر — سحابِ ملک جان ہون گر مین سبو کشتِ گردون پر

روان ہو جوئے خشکِ کہکشان چشمہ حیوان کا

زمین افلاک سے اونچی مری صحنِ سرا کی ہے — علوِّ لامکان کرسی مری صحنِ سرا کی ہے

فضائے عرش اک کیاری مرے صحنِ سرا کی ہے — ریاضِ قدس ہریالی مری صحنِ سرا کی ہے

بہارِ انس گلدستہ ہے میرے طاقِ ایوان کا

ردیف و قافیہ سے لاکھ واقف ہون مگر کیا ہو — نہ ان بحرون سے ہووین آشنا سینہ جو دریا ہو

جگر خون ہو کے فکرِ نظم مین گر قطرہ قطرہ ہو — دلون مین شاعرون کے گوہرِ معنی نہ پیدا ہو

نہ ٹپکے گر صدف مین اونکی قطرہ میرے نیسان کا

مجھے استادِ عالم خسروِ ملکِ سخن سمجھو — تلمذ حضرتِ رحمان سے ہے مجھکو تو اے یارو

ہر اک فرشی و عرشی کو نہ کیونکر فیض حاصل ہو — نیابت اپنی بخشی مبدءِ فیاض نے مجھکو

زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسان کا

مری ہیئت عنصریّین کے کہو کب ذہن مین آوے — ملک جن و بشر کو شکل میری کیا دکھائی دے

مرے سب عضو خالق نے بنائے نورِ مطلق کے — نہین پیدا ہوئے ہین اس باد و خاک و آب و آتش سے

کہ مرکز چار عنصر سے ہے باہر میرے ارکان کا

کرورون شاہِ عالیجاہ ہین میری حکومت مین — ابھی آباد ہون لاکھون پرستان اک اشارے مین

ہر اک جن و پری ہے سر جھکائے خود اطاعت مین — مرے زیرِ قدم ہے تختِ شاہی جس ولایت مین

دہانکے دام و دد کو عار ہے منصبِ سلیمانی کا

مین ہنستا بولتا ہون چُپ ہون اور مُردہ ہون زندہ ہون — مین سوتا جاگتا ہون کھاتا پیتا [illegible]

کسیکو نہین معلوم ہی مین کون ہون کیا ہون — بشر کے قالبِ خاکی مین جو مین جلوہ فرما ہون

تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگِ امکان کا

صدف کو آسمان کے جیسون گُہر سے ہے کیا مسکن — بہت طوفان اُٹھے پر نہ میرا تر ہوا دامن

ہوئے سب آشنا جو بحر و بر مین تھے مرے دشمن — رہا مین ہی ہمین اندیشۂ آسیب سے ایمن

گُہر کو کیا خطر ہے بطنِ گردابِ عُمّان کا

کرورون لامکانو کی مکانمین میری گنجایش — ہزارون عرش کی اک فرش ہی میری رہایش

بہارِ صد ازل ہی ایک گل مسند کی پیدایش — فراغِ صد ابد ہے نیم لحظہ میری آسایش

طلسمِ کُن نمونہ ہے مری جمعِ پریشان کا

جہانمین ایک دم آرام پائے چرخ کیا امکان — رہیگا ہر گھڑی چکر مین اور گردش مین وہ یکسان

ہر اک ساعت پھریگا رات دن شام و سحر حیران — رہیگا روزِ رستاخیز تک گوئے فلک گردان

حریف اک لحظہ تھا صبحِ نخستین میرے چوگان کا

وہ عالی ہین مرے پیرو جو وہ اعلے ہین مرتبے — کہ سرداری سمجھکر واسطے اپنے تفاخر کے

گدائی خاکساری کی کرے چلکر مرے پاؤن سے — مری خاکِ قدم سے تاجِ خسرو استعانت لے

مری نعلین کو دے نعلبندی تاجِ سلطان کا

محل کا میرے دروازہ ہی قصرِ جنّت الاعلے — کہ رضوان نام ہی اک دربان جو اس جا پہ ادنی سا

سنا ہوگا تمنے جو ادریس سو ہی اک چمن میرا — جسے کہتے ہین سب فردوس پائین باغ ہی میرا

مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

سراپا ہوگیا ہے مظہرِ شانِ یدُاللّٰہی　　عیان ہر شے کی ماہیت ہے صاف از ماہ تا ماہی
کھلا ہے اوس پہ سبالِ گدائی شہنشاہی　　فنا فی المرتضیٰ کی رمز سے ہے جسکو آگاہی
مقام اوس شخص پر ہے کشف میری عزت و شانکا

علی کی جستجو مین گم ہین میرے دل جگر دونون　　مذاق اس ذہب کا ہو من کام ملی ڈھونڈی اگر ہون
بنی وہ مومنہ پیدا اسلمان ویس ہون لا کہون　　عروسِ دین کو میرے عقد سے ہو افتخار سو من
شہیدی منقبت خوان ہون جنابِ شاہِ مردان کا

بہارِ ہشت جنت اک چمن ہے میرے بستان کا　　درختِ سدرہ ہے شاخِ نشیمن طائرِ جان کا
دلِ وحشی مرا مسکن ہوا ہے شاہِ مردان کا　　مرا سینہ ہے بیشہ بود و باشِ شیرِ یزدان کا
فضائے لامکان قرب ہے میرے نیستان کا

ہوا آگاہ دل اس از خفی کی کتابت سے　　کھلی یہ معرفت در پردہ اسرارِ حقیقت سے
ہوئی شانِ یداللہ منکشف یکدست بیعت سے　　جو پونہچا مین اوسکا مرتبہ پیرِ طریقت سے
بتایا کان مین مجھکو علیؑ ہے نام یزدان کا

علی مشکلکشا شیرِ خدا تھا اور حیدر تھا　　دو بالا مرتبہ تھا اک بارِ دوشِ پیمبرؐ تھا
ربِ کعبہ کب خیبر شکن فرزندِ آذر تھا　　بتون کے توڑنے مین وہ سے ابراہیمؑ ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیرِ پا کتف شاہِ رسولان کا

ابھی مشغول ہو وعظ و نصیحت مین امامت مین　　صفین حور و ملک جن و پری کی ہون جماعت مین
گروہِ خاکی و نوری ہو ناری کی اطاعت مین　　بنی آدم بنی جان کے رہین محکوم جنت مین
خدا نا کردہ گر شافع ہو تقصیراتِ شیطان کا

معافی کی سند اللہ نے اوسکو عطا کی خود　　لکھی دستی شمالی شرقی و غربی جنوبی حد

رکھے قبضہ مین نسلاً بعد نسلٍ نائبِ احمد　　زمینِ خالصہ اوسکی ہوئی کونین کی سرحد

غلامون کو ملا جاگیر مین جب باغِ رضوان کا

وہ شاعر ہون کہ مین تلمیذِ رحمان ہون بلاغت مین　　لکھی تو منقبت اور ہل اتیٰ آئی قرأت مین

ہوا مطلق نہ کچھ زیر و زبر کا فرق آیت مین　　تو اردو کے یہ معنی جب لکھا شعر اونکی مدحت مین

ہر اک مضمون سے مضمون لڑ گیا ہے نظمِ قرآن کا

مسلمانون کے قدمون سے لگی پھرتی ہے یون جنت　　نہ رستہ چلتے ہاتھ آتی ہین ایمان کی نعمت

نہ گھر بیٹھے سبھون کو سہل ملتی دین کی دولت　　بہت دشوار تھا دیوار کیونکر پھاندتی امت

اگر وہ در نہوتا مصطفیٰ کے شہرِ عرفان کا

خدا کے گھر کا درجہ بڑھ گیا اوسکی سعادت سے　　ملک جن و بشر طائف ہین کس حسنِ ارادت سے

رہیگا دائما معمور طاعت سے عبادت سے　　شرف حاصل ہوا ہے کعبہ کو اوسکی ولادت سے

پرستشگاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

دلِ روشن پہ سب ماہی سے لیتا ماہ روشن ہے　　خبر ہے خشک و تر کی بحر و بر کی راہ روشن ہے

متحرک ذرۂ و خور کا باذن اللہ روشن ہے　　حقیقت جزو و کل کی آپ پر یا شاہ روشن ہے

کہون کیا حال اپنی حسرت و دردِ فراوان کا

خبر مطلق رہی مجھکو بلندی کی نہ پستی کی　　شرابِ نیستی پیکر فراموش اپنی ہستی کی

مدام اس دور مین خونابِ دل سے مے پرستی کی　　نہ اک لحظہ بھی گلرنگ پیکر مین نے مستی کی

نہ اک لمحہ رہا نظارگی مین روے خوبان کا

نصیبہ لہو و لعب ایامِ طفلی کے ہوے یون طے　　جوانی خاص بھی ضائع ہوئی پیری کے دن آئے

گذاری عمر سب بیفائدہ روتا ہون اب ہائے ہے　　ولیکن مجھکو لطفِ عام سے امیدِ واثق ہے

کروگے جبر دم میں تم سے صد سالہ نقصانکا

...کی کفر میں سوجھا نہ مطلق پیش و پس مجکو — بقیۂ عمر دنیا میں پھر رہنا دیں پہ بس مجکو
طریقہ شرعِ احمد کا ملے بے خار و خس مجکو — سوا اسکے نہیں اب زندگی میں کچھ ہوس مجکو
رہوں ثابت قدم سر منزلِ تصدیق و ایقانکا

یہی ... نور ہے در پردہ دلکو جان کو مجکو — دمِ آنکھوں میں جب آئے اک نظر دکھلائیو مجکو
جمال ... وہی روشن سے مشرف یوں کرو مجکو — تصور آپکی صورت کا وقتِ نزع ہو مجکو
مرا ماتم سرا مشرق بنے مہرِ درخشانکا

...سلیمان دورانِ سر مجکو رہا پیہم — چمن میں ماہتابی پر مجھے غش کا رہا عالم
گل ... خورشید ساں آنکھیں مری پھرتی رہیں ہردم — نہ میں نے اک نظر دیکھی کبھی سیرِ گل و شبنم
نہ اک ساعت تماشائی ہوا میں برق و باران کا

...برِ کعبہ مجکو عید ہووے اپنی موت آتی — ثوابِ حجِ اکبر پاؤں گھر بیٹھے بآسانی
مری آنکھیں ہوں تیری محوِ روئے فخرِ انسانی — نگاہِ پاک کو جس وقت پہنچے حکمِ قربانی
جمالِ خاص اے قبلہ ہو قبلہ چشمِ حیرانکا

الٰہی نزع میں وہ میری نورانی شمائل ہو — فرشتہ حور کی صورت بنا اور مجھپہ مائل ہو
...منہہ غیرتِ خورشید و رشکِ ماہِ کامل ہو — صفا یہ جانِ برلب آمدہ کو میری حاصل ہو
دمِ آخر سے آئینہ ہو روکش صبحِ خندانکا

...جا تم تو محبوبِ حبیبِ کبریائی ہو — دمِ آخر ہے ایسے وقت میں مشکلکشائی ہو
...س آسانی سے میری عرشِ اعلیٰ پر رسائی ہو — ادہر دارِ فنا میں روح کو تن سے جدائی ہو
ادہر ملکِ بقا میں جا کے میں واصل ہوں جانانکا

نذاق اپنے مین نازان ہون کہ ہون مداح کسکا ہون
سوا ممدوح کیسا ہی مین کیا کچھ ایسا ویسا ہون

ہین دلدار علی ہون اور حسن پر بھی شیدا ہون
شہیدی مصطفے کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون

مجھے کیا خوف ہی بردہ ہون مین شاہ شہیدا ںکا

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم

ہر دم ہے حال غیر ہمارا فراق مین
ہمدم ہے کوئی غیر نہ اپنا فراق مین

ہر روز ہجر مین ہمین یوم الوصال ہے
ہر شب ہے تفرقہ دل و جانکا فراق مین

ملتا نہین ہے کوئی ذریعہ ہی وصل کی
فریاد رس کسیکو نہ پایا فراق مین

عالم ہماری نظر مین تاریک ہو گیا
آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا فراق مین

غمخوار دل نہین کوئی رو روکے روز و شب
ہم جان کھوتے ہین تن تنہا فراق مین

گھر خالی دیکھتے ہی بھر آتا ہے جی مرا
دل خالی ایک دم نہین ہوتا فراق مین

تنہائی مین خوشی کی خوشی غم کا غم نہین
ہنسنا خوش آئے ہمکو نہ رونا فراق مین

وہ دل نہین نہ وہ سر و سودا انبساط کا
سامان عیش سب ہین مہیا فراق مین

فرقت مین زندگی کا مزا تلخ ہو گیا
بھاتا نہین ہے میٹھا سلونا فراق مین

جو صورت آشنا تھے وہ پہچانتے نہین
کچھ فرق میری وضع مین آیا فراق مین

حالت غشی کی رہتی ہے اب رات دن ہمین
اگلا سا جاگنا ہے نہ سونا فراق مین

سردی آہ گرمی دل برشگال چشم
موسم خلاف ہوگئے اکجا فراق مین

نیرنگی بہار و خزان دیکھتے ہین ہم
آنکھین ہین سرخ زرد ہی چہرہ فراق مین

وحشت دکھا رہی ہے زمانہ کے انقلاب
صحرا ہے شہر شہر ہے صحرا فراق مین

اپنی خدائی مین کسی بندہ کو تا ابد
میری طرح نہ رکھیو خدایا فراق مین

فسوس جی کے جی ہی مین ارمان رہگئے
آتی ہین حسرتین ہمین کیا کیا فراق مین

... جانی نہ کچھ قدر وصل کی
ہے دل سے کسقدر ہمین شکوہ فراق مین

... دل نہین آتا ہے تا بلب
ہے دل زبان مین تفرقہ گویا فراق مین

فرقت کا وشون سے جگر لخت لخت ہے
خوناب ہو گیا دل و زہرہ فراق مین

... یوسف یعقوب کو وصال
قصہ مرا سنے جو زلیخا فراق مین

مرتے ہین جیتی جی غم فرقت مین بے اجل
ہر دم ہے یاد وصل مسیحا فراق مین

... ماجرا کہ نہ نکلا غبار دل
آنکھون سے میری بہ گئی دریا فراق مین

... خوش آئے نہ ذوق تاکید ہمین
کیا کام صاف و درد ہو صہبا فراق مین

... ہے تشنۂ فانی سے اسی مذاق
جام بقا سے ذوق رکھ اپنا فراق مین

... مدح ساقی کوثر مین پڑھ غزل
پی لی شراب وصل کا پیالا فراق مین

ورد زبان ہے نام علی کا فراق مین
ہے کام دل غلامی مولا فراق مین

... تراب مین لوٹون ہون خاک پر
خاک اوڑھنا ہی خاک بچھونا فراق مین

جب بیٹھتا ہون خاک پہ کہتا ہون بوتراب
اوٹھتا ہون کہکے یا علی اعلی فراق مین

... نجف ہی اوس شہ والا کا تخت گاہ
ہین حاملان عرش معلی فراق مین

... مت علی کا نہ سایہ ملے ونہین
ہون جھپ خشک سدرۂ و طوبی فراق مین

ہے سوز فرقت ساقی سے دل کباب
ہر دم جگر سے اوٹھتا ہی شعلہ فراق مین

...ق لقا سے ہر شب تاریک ہجر مین
دیکھون کہین وہ چاند سا مکھڑا فراق مین

...رسے نقاب اوٹھا کے ذرا دیکھتے ہین
ہم رنج و غم اوٹھاتے ہین کیا کیا فراق مین

...ن دل ہو ڈھونڈہ کی ادی وصل خدا
تڑپون کہانتک ای میرے آقا فراق مین

دکھلائیے جمال مجھے بہرِ ذو الجلال — ملجائیے کبھی تو خدارا فراق مین
کیجے برائے رحمتِ عالم نگاہِ رحم — مین منتظر ہون فضل و کرم کا فراق مین
ہیبت سے ہجر کی دل و زہرہ ہوا ہے آب — منت رکھو بروحِ فاطمہ زہرا فراق مین
حسنِ حسن دکھائیے بہرِ حسین — دیدار چاہتا ہون تمہارا فراق مین
باطل ہے وہ جو سمجھے نبی و علی مین فرق — واصل نہوگا حق سے رہیگا فراق مین
صلِّ علیٰ محمد و آلِ محمد — ہے عاشقون کا وردِ وظیفہ فراق مین

ذوقِ ولای ساقیٔ کوثر سے اے مذاق
وصلت کا مین نے ذائقہ پایا فراق مین

خاتمة الطبع

۱۲۶۲

خدا در انتظار حمد ما نیست — محمد چشم بر راه ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفی بس — محمد حامد حمد خدا بس

ہرگاه طی مراحل حمد وحیدی مقدور بشر نیست - و عبور قلزم نعت حمیدی طاقت دل جگر نے - لاجرم الوصف والصفت را مایہ اعتبار نگاشتہ باظہار مرام میگرایم - و نظارگیان شاہد سخن و طالبان این فن را نوید بامن میرسانم - کہ درین عہد میمنت مہد منظومہ زیبا - مجموعہ قصائد بیضا - نجات را ذریعہ - مثنویات را مایہ - (اعنی تحفہ) از تصنیف شریف و تصنیف منیف سحبان زمان - حسان دوران - شاعر روشن ضمیر - ناظم عدیم النظیر - سیاح بیداء حقیقت - سیاح بحار طریقت - کاشف اسرار حقائق ملکوتی - واقف اسرار و دقائق جبروتی - مطرح انوار الٰہی - مصدر تجلیات نامتناہی - برگزیدہ عالم - منتخب نوع بنی آدم - عارف کامل - محقق واصل - یگانہ آفاق - مولانا مولوی سید شاہ دلدار علی صاحب مذاق بدایونی لازالت شموس فاداتہ بازغتہ - و مابرحت افاضاتہ فائضتہ - ارشد تلامذہ خاقانی ہند جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب ذوق دہلوی مرحوم حسب اجازت جناب فیضمآب - والا مناقب - عالیمناصب - فقید المثیل عدیم النظیر مولوی محمد امتیاز احمد تاثیر - و علی احمد خان صاحب اسیر سلمہما اللہ القدیر - بفرمایش نیک نہاد قدسی نژاد دوالالطاف یاقوت رقم عمیم الاحسان جناب منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی در مطبع نزہت افشان نسیم سحر خلعت زیبائی طبع در برکردہ بر منصہ شہود جلوہ رعنائی نمود - ہوش و خرد از دماغ تماشائیان و تاب و توان از جسم و جان فدائیان در ربود - الٰہی تا ناز و نیاز حسن و عشق این شاہد لیلیٰ ادا با عشاق گرم ...